ازعدالت عظمیٰ

میسرز۔ کامرہاٹی کمپنی لمیٹڈ

21 مئی 1959

بنام

شری اوشناتھ پرکاشی

(بی پی سنہا، پی بی گجیندرگڈکر اور کے این وانچو، جج صاحبان)

صنعتی تنازعہ۔ٹریبونل کا اختیار۔بحالی کا حکم، کب بنایا جا سکتا ہے۔صنعتی تنازعات ایکٹ (14 بابت 1947)، ذیلی دفعہ۔33 الف، 10.

مدعا علیہ نے صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33 الف کے تحت درخواست دی۔جس میں، دیگر باتوں کے ساتھ کہا گیا ہے کہ راشن کی دکان بند ہونے کی وجہ سے کٹوتی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی، اور یہ کہ کم از کم وہ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ عرصے تک ملازمت میں تھے جنہیں برقرار رکھا گیا تھا، اور اس وجہ سے، " آخری میں آئیں پہلے جائیں" کے اصول کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ٹریبونل نے اس درخواست کو خارج کر دیا جس کے بعد مدعا علیہ نے اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی جس نے اپیل کی اجازت دی اور کٹوتی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

اپیل کنندہ کمپنی کو صرف اس محدود سوال پر اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت دی گئی تھی کہ آیا ایکٹ کی دفعہ 33 الف کے تحت درخواست پر بحالی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

یہ کہا گیا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33 الف کے تحت شکایت ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت حوالہ کے طور پر اچھا ہے۔اور ٹریبونل کے پاس اس سے نمٹنے کے تمام اختیارات ہیں جیسا کہ اسے دفعہ 10 کے تحت حوالہ سے نمٹنے میں ہوگا۔اور ٹریبونل کے پاس مناسب کیس میں بحالی کا حکم دینے کا اختیار ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 310 بابت 1954

بھارتیہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل، اپیل نمبر۔کلکتہ 183 بابت 1955 کے 22 مارچ 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیلیٹ کی طرف سے: این سی چٹرجی، ایس این مکھرجی اور بی این گھوش

جواب دہندہ کی طرف سے: سکومار گھوش۔

21 مئی 1959۔عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو کے ذریعے دیا گیا

جسٹس وانچو۔بھارتیہ لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل اس سوال تک محدود ہے کہ آیا صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33 کے تحت کسی درخواست پر بحالی کا حکم دیا جا سکتا ہے۔

(جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے)۔اس سوال کے فیصلے کے لیے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں۔اپیل کنندہ ایک جوٹ مل ہے۔مغربی بنگال میں متعدد جوٹ ملوں اور ان کے ملازمین کے درمیان صنعتی ٹریبونل کے سامنے ایک تنازعہ زیر التوا تھا، اور اپیل کنندہ اس تنازعہ کا فریق تھا۔اس تنازعہ کے زیر التواء ہونے کے دوران، اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کو نوکری سے نکال دیا جو 19 جولائی 1954 سے اپیل کنندہ کے زیر انتظام راشن کی دکان میں ملازم تھا، کیونکہ کھانے پینے کی اشیاء کی رسد 10 جولائی 1954 سے ختم ہو گئی تھی۔نکالنے کی وجہ یہ تھی کہ راشن ختم ہونے کے بعد راشن کی دکان بند کر دی گئی تھی۔اس کے نتیجے میں اس دکان کا عملہ اضافی ہو گیا۔نتیجتا، نو افراد کو" آخری آئیں پہلے جائیں" کے اصول پر نکالنے کے لیے منتخب کیا گیا، اور جواب دہندہ ان میں سے ایک تھا۔اپیل کنندہ نے بھی ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت مدعاعلیہ کو دوسروں کے ساتھ بحال کرنے کی اجازت کے لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو درخواست دی۔ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت درخواست سے کچھ دیر پہلے مدعاعلیہ نے دفعہ 33 الف کے تحت درخواست دی تھی، اور اس کا معاملہ یہ تھا کہ راشن کی دکان بند ہونے کی وجہ سے کٹوتی کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی اور یہ کہ وہ کم از کم دوسروں کے مقابلے میں زیادہ عرصے تک ملازمت میں تھا جنہیں برقرار رکھا گیا تھا اور اس وجہ سے" آخر میں آئیں پہلے جائیں" کے اصول پر عمل نہیں کیا گیا تھا۔یہ بھی کہا گیا کہ مدعاعلیہ کو نوکری سے نکال دیا گیا تھا کیونکہ وہ یونین کا ایک سرگرم کارکن تھا اور اس طرح اپیل کنندہ کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں تھے۔لہذا، یہ استدعا کی گئی کہ مدعاعلیہ کو نام نہاد نکالنے کے بعد سے مکمل اجرت اور سہولیات فراہم کی جائے، جو کہ کٹوتی سے نہ کم نہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

زیادہ اور کچھ نہیں تھا اور اسے بحال کیا جانا چاہیے۔

انڈسٹریل ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ راشن کی دکان بند ہونے کی وجہ سے کٹوتی کرنا جائز تھا اور اس نے اپیل کنندہ کو" آخر میں آئیں پہلے جائیں" کے اصول پر مدعا علیہ کو نکالنے کی اجازت دی۔ مدعا علیہ نے لیبر اپیلیٹ ٹریبونل میں اپیل کی۔ اُس نے وہاں اس بات پر زور نہیں دیا کہ کٹوتی کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ وہاں جس بات کی تاکید کی گئی وہ یہ تھی کہ انڈسٹریل ٹریبونل کا یہ فیصلہ اس معاملے میں" آخر میں آئے پہلے جائیں" کے اصول پر عمل کرنا غلط تھا۔

اپیلٹ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ مدعا علیہ دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ عرصے سے ملازمت میں رہا تھا جنہیں برقرار رکھا گیا تھا اور اس لیے" آخر میں آئیں پہلے جائیں" کے اصول کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ نتیجتاً، اپیل کی اجازت دی گئی اور مدعا علیہ کو نکالنے سے انکار کر دیا گیا۔ اپیلیٹ ٹریبونل نے یہ بھی حکم دیا کہ مدعا علیہ کو ملازمت کے تسلسل میں کسی رکاوٹ کے بغیر ملازمت میں بحال کیا جائے اور اپیل کنندہ کے 19 جولائی 1954 سے فارغ کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ اس عدالت میں آیا اور اسے اوپر بیان کردہ محدود سوال پر خصوصی اجازت دی گئی۔

ہماری رائے میں، اس محدود سوال کا جواب جس پر خصوصی اجازت دی گئی ہے، دفعہ 33-A. کے الفاظ کے پیش نظر صرف ایک ہی ہوسکتا ہے۔ یہ دفعہ بتاتی ہے کہ ٹریبونل کے سامنے زیر التوا کارروائی کے دوران،" جہاں کوئی آجر توضیعات 33 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس طرح کی خلاف ورزی سے متاثر کوئی بھی ملازم ٹریبونل کو تحریری طور پر شکایت کرسکتا ہے اور ایسی شکایت موصول ہونے پر ٹریبونل شکایت پر ایکٹ کی دفعات کے مطابق اس طرح فیصلہ کرے گا جیسے کہ یہ اس کے سامنے مذکور یا زیر التوا تنازعہ ہو، اور اپنا ایوارڈ مناسب حکومت کو پیش کرے گا اور اس ایکٹ کی توضیعات اسی کے مطابق لاگو ہوں گی۔" اس طرح یہ واضح ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت شکایت ویسے ہی ہے جیسے کہ ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت حوالہ اور ٹریبونل کے پاس اس سے نمٹنے کے تمام اختیارات ہیں جیسا کہ اسے دفعہ 10 کے تحت حوالہ سے نمٹنے میں ہوگا۔ اس کے بعد، ٹریبونل کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ ایسا حکم دے سکتا ہے جو اس معاملے میں مناسب ہو، اور جو وہ دے سکتا ہے اگر کسی کارکن کی برطرفی یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

نکالنے سے متعلق کوئی تنازعہ اس کے پاس بھیجا جائے۔ اس طرح کے تنازعہ میں ٹریبونل مناسب معاملات میں بحالی کا حکم دے سکتا ہے۔ لہٰذا دفعہ 33 الف کے تحت شکایت ایک تنازعہ کی نوعیت کی ہے جو ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت ٹریبونل کو بھیجا گیا۔ اس طرح کی شکایت پر بحالی کا حکم دینا یقینی طور پر اس کے اختیار میں ہے، اگر شکایت یہ ہے کہ ملازم کو دفعہ 33 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے برطرف یا فارغ کر دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کے قابل وکیل یہ دلیل دینا چاہتے تھے کہ یہ برطرف کرنے یا برخاست کرنے کا معاملہ نہیں تھا بلکہ نکالنے کا معاملہ تھا۔ ہم نے اسے یہ دلیل اٹھانے کی اجازت نہیں دی کیونکہ خصوصی درخواست صرف اوپر بیان کردہ سوال تک محدود تھی۔ اس سوال کا جواب پہلے ہی اوپر دیا جا چکا ہے اور اس جواب پر اپیل کو نامنظور ہونا چاہیے۔ لہٰذا ہم اپیل کو مسترد کرتے ہیں، لیکن اس صورتحال میں ہم اس عدالت کے خرچات کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document